## طیاری جلسہ

چودہری رستم علی صاحب مہتمم لنگر خانہ درخواست کرتے ہین۔ کہ ہر مقام کے بھائی جو یہان جلسہ پر آنا چاہتے ہین۔ اپنی صحیح تعداد سے ضرور مطلع فرمادین۔

سب صاحبان اپنے اپنے بستر ساتھ لیتے آوین۔ بستروں کے لئے پچیس چھبیس چھکڑون کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولت ہوگی۔ چھکڑے بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہون گے۔ اور ایک جماعت احباب کے استقبال کے واسطے بہی موجود ہوگی۔ وہ سب انتظام کردین گے

سارٹیفکیٹ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے بنام درخواست کرکے منگوالیا جاوے۔ جس کے دکہانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر آمد و رفت ہوسکیگی۔ ۲۵- دسمبر تک احباب کو آجانا چاہیئے

سرٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے واسطے سکرٹری صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے۔ نہ کہ دفتر بدر مین جیساکہ بعض صاحبان بہیجدیتے ہین۔

## اخبار جماعت احمدیہ

**منی پور** } نیاز اللہ صاحب اطلاع کرتے ہین کہ مولوی غلام امام صاحب پر رات کے وقت ایک چور نے حملہ کیا۔ مگر اللہ تعالے کے فضل سے مولویصاحب موصوف بچگیا۔ اور چور گرفتار ہوکر دس سال کے واسطے کالے پانی بہیجا گیا۔

**انجمن دہلی** دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ دہلی ارسال فرمائی ہے۔ جو حسب گنجائش پھر چہپ سکیگی کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس مین سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

**رپورٹ کے عنوان** جہان تک مین سمجہتا ہون ایک مذہبی باقاعدہ انجمن یا مجلس منتظمہ کی رپورٹ سالانہ مین خاص کر جبکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکہتی ہو امور ذیل کی تفصیل ہونا ضروری ہے۔

۱- نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (۲) تبلیغ زبانی (و) کتابون رسالون اور اشتہارات کی اشاعت (ز) ماتحت انجمنہائے ضلع کی کیفیت (ح) مبائعین کی ترقی تعداد۔ (ط) سلسلہ عالیہ کی نسبت لوکل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے ساتہہ اون کے برتاؤ مین تبدیلی یعنے احمدیون کی ہر دلعزیزی۔ اون کے خلاف تعصب۔ ٹارگٹیان مین کمی بیشی۔ (ی) صدر انجمن کے ساتہہ تعلق اور اوس کے احکام و مقاصد و منشاء کی بجا آوری لوکل انجمن نے کیسی کچھہ کی ہے (ک) انجمن ہذا نے اپنی مقامی پوزیشن کو قائم رکہنے یا روز بروز اسکے ترقیاپہ پر پہنچانے کے لئے بحیثیت ایک آرگنیزیشن کے کیا کچھہ کارگذاری کی۔ (ل) حساب آمد و خرچ جس مین دارالامان کی مقررہ امدادی مداتکے علاوہ مقامی مصارف و ضروریات اور مالی حالت کی بہی تفصیل ہو۔ (م) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(ا) نماز جمعہ عموماً ہمیشہ مستری صاحب کے مکان پر ہوتی ہے جسمین افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران انجمن بہی سارے شریک نہین ہوتے۔

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تاحال کوئی انتظام نہین ہوا یہان نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ۔ اور نہ سننے والے۔ آٹہوین دن کی نماز جمعہ ہی مین نہین ہوتے روزانہ درس ہو تو اوس مین کیا شریک ہون گے۔

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار بہی باقاعدہ جلسہ کا اب تک کچھہ بندوبست نہین ہوسکا۔ اللہ رحم فرمائے اور ہمین دینی کامون مین سرگرمی کی توفیق بخشے۔ آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہین اور ضرورت ہوئی تو عموماً نماز جمعہ کے پہلے اور بعد بہی تہوڑی دیر کے لئے مل بیٹہتے ہین اور اسی مین امور پیش آمدہ طے ہوتے رہے۔

۲- زبانی تبلیغ کی خدمت جہان تک ناچیز راقم کو معلوم ہے۔ صرف ایک محب دین و ملت سے بن پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا۔

## خطبہ جمعہ
### ۹- اکتوبر ۱۹۰۸ء

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

پر خطبہ جمعہ پڑہا گیا۔ دنیا مین ایک فرقہ ایسا ہی ہے۔ کہ راستبازی ان کی فطرت مین داخل ہوتی ہے ایک فرقہ وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتہہ ملادیتا ہے اور پہر اپنے تئین سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چہپادیتا ہے۔ نیکی کا مال بیج کی مانند ہے کہ تخم اچہا ہو۔ زمین اچہی نہ ہو۔ زمین اچہی ہو تو آبپاشی نہ ہو۔ آبپاشی ہو تو حفاظت نہ ہو۔ پس خوش قسمت انسان کو نیک ماں باپ نیک ہمنشین عمدہ تربیت و نگرانی حاصل ہوتی ہے

اقیموا الصلوة۔ نماز کو قائم کرو۔ بعض کام روز مرہ کی عادت بن جاتے ہین۔ پہر اون کا لطف نہین رہتا۔ دیکہا گیا۔ کہ زبان سے اللہم صل علے ہو رہا ہے مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔

پس نماز کو سنوار کر پڑہتے ہو۔ اور جو معاہدہ نماز مین کرتے ہو۔ عملی زندگی مین اس کا اثر دیکہو زبان سے کہتے ہو۔ ایاک نعبد۔ ہم تیرے فرمانبردار ہین مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو۔ پہر واعظون کو ڈانٹا ہے۔ کہ تم دوسرون کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئین بہلاتے ہو۔ پس تم دونون سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو۔ اور دعا کرو۔ نماز پڑہو۔ کہ یہ دونون کام خاشعین پر گران نہین۔ جب مذکر و مونث دونون جمع ہون۔ تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مونث کی طرف جاتا ہے انگریزی مین بہی مرد و عورت مین سے عورت کو پہلے مخاطب کرتے ہین۔ جن کو اللہ تعالے کے حضور حاضر ہونے کا یقین ہو۔ وہی حقیقی خشوع کرسکتے ہین۔

**خط و کتابت** } جو صاحب خط لکہین۔ وہ اپنا نمبر خریداری ساتہہ ضرور تحریر کرین ورنہ تعمیل مین بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط کی تعمیل نہین ہوسکتی۔

اور نیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

# کلام امیر المومنین

## ایک اور خط اوس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وارث اخلاق احمدی واقف

اسرار سرمدی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہ ۔

آداب نیاز مسنونہ کے بعد گذارش حال یہ ہے ۔ کہ

موضع ... کی قضا میرا بھائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا ۔ کہ میرا بھائی بقضاء الٰہی فوت ہو گیا ۔ اب گاؤن کے لوگون نے مجھے واسطے قضا کے مقرر کر لیا ۔ کہ نکاح جنازہ تم ہی کر دیا کرو ۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کر لیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آ گیا تو ہماری بات ان کو سننے نہ دیگا

اب اون کے نکاح مین اور اون کی میت مین اور بروز جمعہ خطبہ مین حضرت اقدس کے مامور من اللہ ہونے کا ذکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے مخالف و موافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور تو کل بدعات موقوف کر دین ۔ مگر ایک دسوان ۔ بیسوان ۔ چہلم یا کہین گیارہوین کی روٹی آگے رکھ کر کچھ قرآن پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے ۔ مگر وقت اس کے بدعت ہونے کا ذکر تو کیا جاتا ہے ۔ مگر پرانی عادت کی عادت چھوڑنا مشکل ہے ۔ مگر مجھے اس کام سے بہت کراہت آتی ہے ۔ دل مین بہت جوش آتا ہے کہ اون کو کہا جاوے کہ اگر مجھ سے قضا کرانی ہے تو روٹی پر ختم کرانا اور جو کچھ بدعات ہین چھوڑ دو ۔ تو مین قضا کرتا ہون ورنہ تم جس کو چاہو مقرر کر لو ۔ مجھ سے یہ کام نہین ہوتا پھر سوچتا ہون کہ کہین یہ بات گناہ بھی نہ ہو کہ تم ... آہستگی اون کو سمجھانا تھا شاید وہ مان جاتے تھے ۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑتا ہون جس طرح حضور حکم فرما دین گے اوسی طرح عمل مین لاؤنگا اور بندہ کو کچھ پیدا آمدنی کا خیال نہین کیونکہ مفلس ہر دو تین من دانے ہوتے ہین ۔ الغرض جب تک حضور کے حکم آنے تک یہ کام کرتا ہون پھر جیسا حکم ہو عمل مین لاؤن گا ۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کے نفل پڑھ کر سو جایا کرتے تھے ۔ پھر اوٹھ کر نفل پڑھا کرتے تھے ۔ جب مین اپنی حالت دیکھتا ہون ۔ کہ سردی کے موسم مین فرض نماز کو صبح کے وقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کئی کئی دفعہ اوٹھ کر وضو کیا کرتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے مجھے نفلون کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم ہو تو تیمم کر لیا کرون ۔ فرض نماز کو وضو کیا جاوے ۔ اگر یہ بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کرون یا نہ کیا کرون ۔ مفصل حکم تحریر فرما دین ۔

اس خط کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے رقم فرمایا "سب سے مقدم ہے ۔ کہ آپ لوگون کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھا دین ۔ کہ مسلمان ہو جاوین ۔ پھر نماز کی تعلیم دو ۔ پھر زکوۃ کی ۔ پھر روزہ و حج کی ۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھانے کا حکم ہے ۔ آپ ضرور قضا کرین ۔

سردی اور بڑھاپا ۔ پھر تہجد مین آپ تیمم کر لیا کرین بہت کو ثواب پہونچتا ہے ۔ باقی غلطیان تبدریج نکل جاوینگی ۔

---

## ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب

سلام د، علیکم طبتم

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہین اور چاہا کہ قصہ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقوال سے باہمی تفائش کو دور کر کے خوبی و حقیقت کو دل نشین کر لون ۔ مگر سادہ لوح مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر مین وہ ۔ وہ قصص رطب و یابس بھر دئے ہین ۔ کہ جن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خبط الحواس ہو کر معترضان کے جواب مین لاٹھی اور گندے فتوون سے اسلام کو اسلام قبول کروانا چاہتا ہے ۔

اور یہ ساری تاریکیان الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئین ۔ اس لئے آپ کی خدمت مین عریضہ ہذا پیش کر کے ملتجی ہون کہ برائے خدا و رسول و بحق میرے مولا و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ نکات میری خاطر نشان فرماؤ ۔

سوال نمبر ۱ ۔ احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے حضرۃ آدم علیہ السلام کا پیکر جسمانی خاکی تھا اور جمہور کے نزدیک جنت لطف روحانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ ہے پس قاعدہ یہ چاہتا ہے ۔ کہ جنت مین جسم عنصری تو در کنار بلکہ جرم فلکی بھی نہ ہو ۔ ایسی حجت پر حضرت عائشہ جسمی معراج سے منحرف و رنج ہوئین ۔ پر نص قرآنی سے آدم کا معہ اپنی زوجہ کے جنت مین سکونت پذیر ہونا ثابت ہے ۔

سوال نمبر ۲ ۔ جبکہ آدم کا جسم مٹیلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا ہی گیا تھا ۔ تو اھبطوا منھا جمیعًا سے کیا مراد ؟

سوال نمبر ۳ ۔ حدیث شریف مین وارد ہے ۔ کہ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ۔ اور اسی طرح انجیل متی باب ۴ مین ، ہے کہ شیطان نے مسیح سے کہا کہ تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھ دون ۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔ کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کے لئے بندگی کر ۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب سے جدا ہے ۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے ۔ اور اگر واسجدوا لآدم مین لام بمعنے الیٰ ہو تو اس تقدیر پر معنے یہ ہوئے ۔ کہ آدم کو جہت قرار دیکر سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کروایا ۔ تو ایسی تعلیم دساتیر ساسان پنجم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامہ وخشور کلکشاہ ۔ پھر وہ لوگ کیون گنہگار ہین ۔ جو آفتاب یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہین ۔

### جواب سوالات مذکورہ بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صید نزدیک است ۔ دور انداختہ ۔

۱ ۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے ۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے ۔

ثبوت ۔ ۱ منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم

۲ ولکم فی الارض مستقر

۳ انی جاعل فی الارض خلیفہ

۲ ۔ اھبطوا منھا ۔ ایسا ہے جیسے اھبطوا مصرًا اس ملک سے حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے ۔

حسب الحکم آدم ہندوستان سرندیپ پہونچے

۳ ۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الٰہی کا سجدہ کرو اسجدوا لآدم ۔ سجدہ کرو آدم کے باعث ۔ جنت آدم وہ تھا جسمین دجلہ فرات ۔ سیحون جیحون ندیان بہتی ہین ۔ توریت کے ابتدا مین اور صحیح مسلم کے ابتدا مین ایسا لکھا ہے ۔

## بد دعا نہ کرو

ایک شخص نے کمزوریون سے تنگ آ کر حضرت امیر کی خدمت مین خط لکھا اور موت کی خواہش کا اظہار کیا ۔ حضرت نے جواب مین فرمایا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس مین اکثر اوقات استغفار ۔ لاحول ۔ درود ۔ الحمد پڑھا کرو یہ مجرب علاج ہے آپ جب تک ملا نہ کرین گے یہ کمزوری دور نہو گی الا ان یشاء اللہ ۔ کبھی اپنے حق مین بد دعا نہ کرو تاکید ہے اللہ تعالےٰ پر کسی کا احسان نہین جب دعا کرو نیک کرو اگر وہ سنتا ہے ۔ تو کیا بد دعا ہی سنتا ہے اور نیک دعا نہین سنتا ۔

البدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

# موجودہ انقلابات مین احمدیون کا پارٹ

احمدیت کیا ہے؟ اس زمانہ مین اسلام کا سچا نمونہ اور اوسکی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدہی سڑک جسپر چل کر انسان اپنی ہستی کی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کدورتون مین رات دن غرق رہنے کے سبب روحانی آنکھہ اگر کہو نہین بیٹھے تو کم از کم دوربینی کی نگاہ سے محروم ہوچکے ہین وہ اگر ایسا خیال کرین کہ یہ سلسلہ چند روزہ ہے اور تہوڑے عرصہ مین ختم ہوجائیگا۔ تو کچھ تعجب کی بات نہین لیکن حقیقت شناسی کی دوربین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان سے ساتھہ ملاکر دیکھتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہین رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح ناصری کے حواریون کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تہے اور کسی کے وہم وگمان مین بہی نہ آسکتا تہا۔ کہ اس کانٹون کا تاج پہننے والے کی عزت کا ستارہ کسی زمانہ مین اس قدر عروج پائیگا کہ بڑے بڑے سلاطین اوس کا نام سننے پر سر جہکادینگے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پر نازل شدہ اس کلام الٰہی کو کہ " بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈینگے " ایک وہم اور خیال یقین کرتے ہون۔ مگر زمانے کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کرنیوالا کلام نہین۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتین پوری ہوکر رہین۔ ہمارا مسیح دنیا مین امن اور صلح کا پیغام لیکر آیا ہے نہ اوس نے تلوار کو ہاتھہ مین لیا۔ اور نہ اوس نے ہمکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتہہ مین لین۔ بلکہ فروتنی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے کا ہم سے عہد لیا۔ اور ہم اس عہد پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہین۔ آہنی تلوار کا تو ذکر ہی کیا ہے ہمارے امام نے ہمین اس امر کی بہی اجازت نہین دی کہ ہم بعض شورہ پشت آریون یا بدماغ بنگالیون کی طرح زبان کی چہری کو چلائین یا قلم کی سختی سے کام لین ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے ایسا ہی کرکر ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے احسانات کے شکرگذار رہین اور اس کی حکومت کے انتظام مین اوس کی حتے الوسع امداد کرین۔ غرض ہم وہ لوگ ہین جو صرف امن وامان کا پیغام دنیا کیواسطے لائے ہین ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہین اور سب کو سلامتی کے جہنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہین۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شئے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد مین کامیاب کرکے دکہائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ انسان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ بس دنیا مین جو کچھہ انقلابات کی تارین متحرک ہورہی ہین ان سب کا مرکز اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بے امنی اور بے چینی کو دیکھہ کر دنیا گھبرائے لوگ حیران اور پریشان ہون تو ہون پر احمدی اطمینان کی نگاہ سے اپنے خدا کے عجائب کامون کو دیکھہ رہا ہے شاہ کجکلاہ اور اوس کی پرجوش رعایا کے درمیان مطالبۂ پارلیمنٹ پر جنگ وجدال۔ ینگ ٹرکش پارٹی کا مملکت ترکی کے لئے اصلاح کے دروازون کا کہول دینا۔ اس زمانہ کی عجیب سواری ریل کا مزار مبارک کا پابوس ہوجانا جاپان جیسی چھوٹی سی ایشیائی سلطنتون کے ہاتہون خرس روس کا بیڑا صحیح معنون مین غرق ہوجانا۔ مصر مین شاہ برطانیہ کی امداد سے مسلمانون کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کرلینا۔ یورپ کی سلطنتون کے دیکھتے دیکھتے مولائے حفیظ کا اپنے بہائی سے سلطنت چہین لینا۔ یورپین سلطنتون کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تاڑنا اور جنگی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑہاتے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی تہ مین احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنے قادر وتوانا خدا کے عجائبات کو حمد وثنا کے ساتھہ ملاحظہ کررہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی ہل چل مین کیا ہے؟ نہ تو وہ شکائت کرنے والون مین سے ہے نہ ان مین سے ہے جن پر شکائت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکھتا ہے نہ ایسے مضامین لکہنے والون کا حامی ہے اور نہ ان مضامین نویسون کو جہنم کی طرف جلد جانے مین پہانسی کے حکم سے امداد کرنیوالا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اُسے کسی کے بم کا خطرہ ہے۔ نہ وہ حکومت کا خواہان ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو بظاہر اس ساری ہل چل مین اس کا کوئی پارٹ نہین لیکن خدا تعالیٰ کی باریک حکمتین دراصل سب کچھہ اُسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کررہی ہین۔ یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہیئے۔ کہ آیندہ جو کچھہ زمانہ مین بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر مین اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور جس طرز پر خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چال دھلن اختیار کرین اس طرز کو احمدیون نے ابہی سے اختیار کرلیا ہے بیشک دنیا دارالاسباب ہے اور اوس کے تمام کام بہ آہستگی سرانجام پاتے ہین۔ لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبہی دنیا مین آتے ہین اون کا محرک روحانی ضرور کسی زبردست اور پرجوش دردمند دل کا آہ ودفغان ہوتا ہے یہ بہی اسباب حقیقی مین سے ایک سبب ہے۔ اس زمانہ مین بہی جب کہ دنیا مادیت کے ناپاک گڑہے مین گرکر بلند پروازی کے پروبال توڑ چکی تہی۔ خدا تعالےٰ نے خلقت کی خیرخواہی کیواسطے ایک دل کو سچا جوش دیا۔ باتین کرنی آسان ہین اور لیکچرون کے اسٹیج پر کہڑے ہوکر خیرخواہی کا دم بہرنا کوئی مشکل امر نہین فوری جوش کی حالت مین پہانسی تک قبول لینے کیواسطے طیار ہوجانا بہی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوے کرسکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑہاپا سب مخلوق الٰہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے ربّ کے آگے گریہ وزاری کرنے مین گذار دیا۔ دنیا میٹھی نیندین سوتی ہو اور وہ آدہی رات کو بے چینی سے اٹھہ کر کسی قادر مقتدر حاکم کے آگے ہاتھہ جوڑے کہڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق الٰہی کی اصلاح کیواسطے۔ کونسی مخلوق۔ وہی جو اُسپر پتھر پھینکتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہورہی ہو قومی جیبر زادہ ہزارون کے درمیان جیل مین جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون بہادر ہے۔ جو تو ہے سے مار کہا رہا ہے اور قوم ہی کی سفارش کررہا ہے۔ یہ مقدس وجود ہمارے درمیان آحمد کا تہا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ سا راہ تہی جو اوس نے اختیار کی سچ ہے کہتے ہین پل صراط تلوار کی دہار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ مرزا احمد نے اختیار کی وہ تو شاید پل صراط سے بہی زیادہ تیز اور باریک تہی پر شاباش اُس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ اوسی کا رونا تہا۔ جس نے تمام جہان کو رُلا دیا ہے۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل میں ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پچھلی رات کی چیخین ہیں جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار میں ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمدؐ ہوا ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کریں۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہیں۔ اور اوس کی حکومت میں اس کی امداد کریں۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہیں اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیں اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہیں۔

---

## اخبارات کے مضامین

جوتندرو ناتھ چودہری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا اور [illegible] مگر ہز آنر کا اقبال سد راہ ہوا۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہوگئے۔ چنانچہ ملزم حوالات میں رکھا گیا اور مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت میں پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندرو ناتھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریروں کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۹ ہر نومبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈ شپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس ... کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اوس کی جوانی پر رحم کر کے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخباروں کے اشتعال انگیز مضامین ہیں۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہیں اور وہ ملک میں ایک بُرا بیج بو رہے ہیں جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی میں گرے۔

---

## پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی میں ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتیں ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتیں انگریزوں کی کس طرح دشمن ہوگئیں۔ دنیوی دہندوں اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری میں محصور بیٹھیں۔ اب اس سے آگے وہ کہاں جائیں۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہوسکیں۔

## عربی تعلیم کیواسطے سرکار کی امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہیں ورنہ اگر وہ خود کوشش کریں۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاویں۔

## راجپوتانی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار میں رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے ... کی آبادی شدہ کہتے ہیں یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے ... عیسائیوں کے عقائد تو عیسائی جانیں۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر یہیں لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب امر ہے۔ قرآن و حدیث سے کہیں ایسا ثابت نہیں کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہ ان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنوں حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہیں تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمیں مشکور فرماوینگے۔

---

## سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایۂ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانوں اور مصر کے نوجوان ترکوں میں ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاستر کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لیے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ میں رہےگی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہیں ہوسکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایۂ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لیے یہ تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایۂ تخت میں مقیم ہیں اس خیال کو غلط سمجھتے ہیں اور انہیں دولت کے اس عمل میں کوئی خطرہ نہیں معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایۂ تخت کے ممبروں کے موافق ہیں۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشن نے لندن کی خبریں شائع کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایۂ تخت میں سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوینگے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہیں اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہیں۔ قصر یلدز میں طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ اندریں آدہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

---

## ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہو کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کریں کیونکہ نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

# مراسلات

## ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاءِ مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق عــہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی عــہ دینے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہے اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے عــہ عــہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشا ہے۔ کہ اس عــہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تا کہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہووے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲ ۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ ار نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم عــہ ـعــہ اور صہ روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

## حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت وشفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف

"یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه"

کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی اُمید ہے اور یہ بھی گمر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم مکینوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت و مہر و دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پہ سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک صاحب مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ آے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اونپر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو و نما دے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

## اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ہیرا قسم اول عہ قسم دوم سے فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عــہ۔ دوم عہر۔ سوم عہر۔ علاوہ ازیں کلاہ ندی و لنگی و قسم لنگی پشاوری بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پہلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمدؐ ہوا ہے۔ مبارک ہین۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکرگزار رہین۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

---

## اخبارات کے مضامین

جوتندر ناتھ چودھری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا۔ مگر تمنچہ چلا یا۔ مگر ہز آنر کا اقبال بلند رہا۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہوگئے تھے چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ قانونی پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندر ناتھ چودھری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۵ نومبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈشپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اوس کی جوانی پر رحم کرکے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودھری تو اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جوابدہی سے بےخبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے۔

---

## پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بےچینی مین ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہوگئین۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑکر گھر کی چار دیواری مین محصور بیٹھین۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہوسکین۔

## عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین۔

## راجپوتی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے دوبارہ کی آباد شدہ کہتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھکر یہ اگرچہ لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوینگے۔

---

## سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاستر کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہائت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہوسکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگون کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبرون کے موافق ہین۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشمنے لندن کی خبرین شائع کی ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کرلیا گیا ہے۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی ہی خلیفہ مشتہر کئے جاوینگے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہائت ہمدردی رکھتے ہین۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ درپردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ ازمیر آدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤیّد)

---

## ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہے کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریدار ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔

# مراسلات

## ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاءِ مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق مـــ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی مـــ دئے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش سے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہے اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے مـــ مـــ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشاء ہے۔ کہ اس مـــ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہووے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲۰۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم مـــ ۔ عـــ اور صد روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

## حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابو سعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف

"یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ"

کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابو سعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ وار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور یہ گو مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم مسکینوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابو سعید صاحب عرب جن کی شفقت و مہر و لعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اون پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشوونما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

## اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

# حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کے روزانہ فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

## سورہ القمر

## رکوع اوّل

**ربط** اس سے پہلی سورہ مین نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے لقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ عمر بھر تمہارے درمیان رہا۔ صاحبکم۔ تمہارا ہی صاحب ہے۔ تم اوس کے حال سے بخوبی آگاہ ہو۔ کوئی اجنبی شخص نہین ہے۔ پہر فرمایا۔ یاد رکہو۔ کہ اوس کی کمان اللہ تعالیٰ کی کمان کے ساتھ وابستہ ہے اس کی دوستی - عداوت نقار سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے اوس کی دشمنی سے تم پر عذاب وارد ہوگا۔ اوراب اقتربت الساعۃ۔ اس عذاب کا وقت آگیا ہے۔ کہ تم ہلاک ہو۔ اور پہر تمام عرب اسلام سے بہر جاوے۔ اوراس کی دلیل یا علامت کیا ہے۔ شق القمر ہمارے امام علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب مین شق القمر پر بحث کی ہے ہمارے دوستون کو جو پڑھ سکتے ہین۔ چاہیئے کہ اس کو ضرور پڑھین۔

شق القمر کو بعض لوگ تو خلاف قانون قدرت کہتے ہین بعض کہتے ہین اگر ہوتا۔ تو تمام دنیا کے مورخین لکھتے۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ واقع اگر ہوا کرتا۔ تو نظام شمسی مین بڑا تغیر واقع ہو جاتا۔ مین تم کو مختصر رنگ مین یہان سناتا ہون۔ کہ اس زمانہ مین سائنس نے ثابت کیا ہے۔ کہ چاند کے بعض ٹکڑے زمین پر گرے ہین اور وہ عجائب خانون مین رکہے ہوئے ہین۔ پس ممکن ہے کہ انہین مین سے ایک ٹکڑا گرا ہو۔ اس سے بہی شق ثابت ہوتا ہے۔ اس کو نیچر کے خلاف کہنا غلطی ہے۔ پھر دوربینون کے ذریعہ سے چاند مین شق دیکھے بہی گئے ہین۔ پھر یہ بہی سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ رات کا واقع ہے۔ کسی کی عادت ہے کہ رات کے وقت ٹکٹکی باندھ کر چاند کو دیکھتا رہے۔ اگراس وقت کسی نے اتفاقاً دیکھا بہی تو پہلی نگاہ مین تو اپنی آنکھ کی ہی خطا سمجہا۔ پھر آنکھین مل کر جو نگاہ کی۔ تو اوس کو ثابت پایا۔ ایک یہ بات بہی ہے۔ کہ عرب کا نشان بہی چاند ہی تہا۔ ایرانیون اور ہندیون کا نشان سورج ہے۔ اب بہی ترکی جھنڈے پر ہلال ہوتا ہے۔ سوموار کا نام چاند پر ہی ہے۔ سوم چاند کو کہتے ہین۔ حضرت نوح کی اولاد مین ایک قوم سام تہی۔ جس کی وجہ سے عربی لوگ سامی کہلاتے ہین۔ چاند عرب کا ایسا عجیب نشان ہے۔ کہ حضرت ام المومنین صفیہ کو ایک دفعہ رویا ہوا تہا۔ کہ چاند اون کی گود مین ہے۔ جب اونہون نے اپنے باپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو اوس نے ایک تھپڑ مار کر کہا۔ کیا تو چاہتی ہے۔ کہ عرب کے کسی امیر سے تیری شادی کی جاوے۔ جو ایسی خوابین سناتی ہے۔ عرب والون سے کبہی ثابت نہین کہ اونھون نے مذہب کی خاطر جنگ کی ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مذہبی تفرقہ پیدا ہوا۔ اس صورت مین قمر سے مراد قمر والے ہین۔ یہ تفرقہ ہمیشہ کیواسطے تو نہین ہے۔ صرف چندروزہ ہے۔ پہر تو صلح ہو جاوے گی۔ شق قمر مین عرب کے تفرقہ کی طرف اشارہ ہے۔ زیادہ تفصیل کیواسطے حضرت امام کا مضمون پڑہنا چاہیئے۔ (چونکہ حضرت امیر المومنین نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ سب اس تحریر کو پڑھ لین۔ اس واسطے ہم اس مین سے کچہ بطور اقتباس اس جگہ نقل کر دیتے ہین۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ماسٹر صاحب نے جو معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا ہے۔ کہ شق قمر ہونا خلافِ عقل ہے اور دوسرے یہ کہ آستین مین سے چاند کا دو ٹکڑے ہوکر نکل جانا صریح عقل کے برخلاف ہے اس کے جواب مین واضح ہو۔ کہ یہ اعتراض کہ کیونکر چاند دو ٹکڑے ہوکر آستین مین سے نکل گیا تہا۔ یہ سراسر بے بنیاد اور باطل ہے کیونکہ ہم لوگون کا ہرگز یہ اعتقاد نہین ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستین مین سے نکلا تہا۔ اور نہ یہ ذکر قرآن شریف مین یا حدیث صحیح مین ہے۔ اور اگر کسی جگہ قرآن یا حدیث مین ایسا ذکر آیا ہے تو وہ پیش کرنا چاہیئے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی آریہ صاحبون پر یہ اعتراض کرے۔ کہ آپ کے یہان لکہا ہے۔ کہ مہادیو جی کی لٹون سے گنگا نکلی ہے۔ پس جس اعتراض کی ہمارے قرآن یا حدیث پر مین کچہ بہی اصلیت نہین اوس سے اگر کچہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ ماسٹر صاحب کو اصول اور کتب معتبرہ اسلام سے کچہ بہی واقفیت نہین۔ بہلا اگر یہ اعتراض ماسٹر صاحب کا کسی اصل صحیح پر مبنی ہے۔ تو لازم ہے کہ ماسٹر صاحب اسی جلسہ مین وہ آئت قرآن شریف پیش کرین۔ جس مین ایسا مضمون درج ہے یا اگر آئت قرآن نہ ہو تو کوئی حدیث صحیح ہی پیش کرین۔ جسمین ایسا کچہ بیان کیا گیا ہو اور اگر بیان نہ کرسکین۔ تو ماسٹر صاحب کو ایسا اعتراض کرنے سے نادم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ منصب بحث ایسے شخص کے لئے زیبا ہے۔ جو فریق ثانی کے مذہب سے کچہ واقفیت رکہتا ہو باقی رہا یہ سوال کہ شق قمر ماسٹر صاحب کے زعم مین خلاف عقل ہے۔ جس سے انتظام ملکی مین خلل پڑتا ہے۔ یہ ب کا خیال سراسر قلت تدبر سے ناشی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جل شانہ جو ت نمائی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کاملہ کی ہی وجہ سے

سے ہوتا ہے نہ قدرت ناقصہ کی وجہ سے - یعنے جس ذات قادر مطلق کو یہ اختیار اور قدرت حاصل ہے کہ چاند کو دو ٹکڑہ کر سکے - اوس کو یہ بہی تو قدرۃ حاصل ہے کہ ایسے پُر حکمت طور سے یہ فعل ظہور مین لاوے کہ اس کے انتظام مین بہی کوئی خلل عائد نہ ہو۔ اسیوجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق کہلاتا ہے اور اگر وہ قادر مطلق نہ ہوتا تو اوس کا دنیا مین کوئی کام نہ چل سکتا - ان بیشناخت عقلی آریون کے اکثر عقائد مین جابجا پائی جاتی ہے - جس سے ایک طرف تو اون کے اعتقادات سراسر خلاف عقل معلوم ہوتے ہین اور دوسری طرف خلافِ قدرت وعظمت الٰہی ہی جیسے روحون اور اجزاء صغار عالم کا غیر مخلوق اور قدیم اور انادی ہونا اصول آریہ سماج کا ہے اور یہ اصول صریح خلافِ عقل ہے اگر ایسا ہو تو پرمیشر کی طرح ہر ایک چیز واجب الوجود ٹھہر جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہین رہتی - بلکہ کاروبار دین کا سب کا سب ابتر اور خلل پذیر ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم سب کے سب خدا تعالیٰ کی طرح غیر مخلوق اور انادی ہی ہین - تو پہر خدا تعالیٰ کا ہم پر کونسا حق ہے اور کیون وہ ہم سے اپنی عبادت اور پرستش اور شکرگذاری چاہتا ہے اور کیون گناہ کرنے سے ہم کو سزا دینے کو طیار ہوتا ہے جس حالتین ہماری روحانی بینائی اور روحانی تمام قوتین خود بخود قدیم سے ہین - تو پہر ہم کو فانی قوتون کے پیدا ہونے کے لئے کیون پرمیشر کی حاجت ٹھہری - غرض خلاف عقل بات اگر تلاش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہین - جو خدا تعالیٰ کو ادل اپنا خدا کہہ کر پہر اوس کو خدائی کے کامون سے الگ رکھا جاوے - لیکن جو کام خدا تعالیٰ کا صرف قدرت سے متعلق ہے اس پر وہ شخص اعتراض کر سکتا ہے کہ اول خدا تعالیٰ کی تمام قدرتون پر اوس نے احاطہ کر لیا ہو اور اس جگہ یہ بہی واضح رہے - کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے - جو قرآن شریف مین درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے - جو آیت آیت اسکی بروقت نزول ہزارون مسلمانون اور منکرون کو سنائی جاتی ہی اور اوسی کی تبلیغ ہوتی ہی اور صدہا اوس کے حافظ تہے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز مین اس کو پڑہتے تہے - پس جس حالتین صریح قرآن شریف مین وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافرون نے یہ نشان دیکہا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر - تو اس صورت مین اوس وقت کے منکرین پر لازم تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپنے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اوس کو ہم نے دیکہا - لیکن جس حالتین بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بہی نہ مارا - تو صاف ظاہر ہے کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکہا تہا - تب ہی تو اون کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہی - غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت فائدہ مند ہے

کہ قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جہوٹا معجزہ بحالہ اپنے مخالفون کی گواہی کے لکہ نہین سکتے تہے اور اگر کچہ جہوٹ لکہتے تو اون کے مخالف ہمعصر اور ہم شہر اس زمانہ کے اوسے کب پیش جانے دیتے - علاوہ اس کے سوچنا چاہیئے کہ وہ مسلمان لوگ جنکو یہ آیتہ سنائی گئی اور سنائی جاتی تہی وہ بہی تو ہزارون آدمی تہے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور مین آوے - تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر مین برا معلوم ہونے لگتا ہے اس صورت مین صاف ظاہر ہے - کہ اگر یہ معجزہ ظہور مین نہین آیا تہا - اور افترا محض تہا تو چاہیئے تہا کہ ہزارہا مسلمان جو آنحضرت پر ایمان لاتے تہے ایسے کذب صریح کو دیکہ کر یک لخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے - لیکن ظاہر ہے کہ ان باتون مین سے کوئی بات بہی ظہور مین نہ آئی - پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ شق القمر ضرور وقوع مین آیا تہا - ہر ایک منصف اپنے دل مین سوچ کر دیکہے کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہین ہے - کہ معجزہ شق القمر اسی زمانہ مین بحالہ شہادت مخالفین قرآن شریف مین لکہا گیا اور شائع کیا گیا اور پہر سب مخالف اس مضمون کو سُن کر چُپ رہے - کسی نے تحریر یا تقریر سے اس کا رد نہ کیا اور ہزارون مسلمان اوس زمانہ کی رویت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم مکرر لکہنا چاہتے ہین کہ قدرت الٰہیہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدا تعالیٰ سے ہے - کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے - اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکہا جاوے کہ جب تک زید نہ مرے بکر ہرگز پیدا نہین ہو سکتا اس صورت مین تمام خدائی اوس کی باطل ہو جاتی ہے - بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے - کہ پرمیشر کو سرب شکتیمان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جاوے - ورنہ ہمہ دانی کے دعوے پر اس قدر اعتراض وارد ہونگے اور ایسی مشکلاتین اُٹہانی پڑینگی کہ جن کا کچہ ٹہکانا نہین - انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکہتا ہے اوس کو خلاف عقل سمجہ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شئے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شئے دیگر - بہلا مین ماسٹر صاحب سے پوچہتا ہون - کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر تہا یا نہین کہ جسقدر اب جرم قمری مشہود و محسوس ہے اس آدہے سے ہی کام لے سکتا ہو - اور اگر قادر نہین - تو اس پر عقلی دلیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب مین لکہی ہے - تو جس حالتین معجزہ شق القمر مین یہ بات ماخوذ ہے کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معہودہ پر رہا اور ایک اوس سے الگ ہو گیا - وہ بہی ایک یا آدہ منٹ یا اس سے بہی کم - تو اس مین کونسا استبعاد عقلی ہے اور بفرض محال اگر استبعاد عقلی بہی ہو تو ہم کہتے ہین کہ عقل ناقص انسان کی ہر ایک کام ربانی تک کب پہونچ سکتی ہے - بہلا آپ ہی بتلا دین - کہ یہ مسئلہ جو آپکے اصول کے رُو سے ستیارتہ پرکاش مین پنڈت دیانند صاحب نے لکہا ہے کہ رُوح انسانی اوس کی طرح کسی گہاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پہر اس کو کوئی عورت کہا لیتی ہے اوس سے بچہ پیدا ہوتا ہے - یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطبا اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف ہے کیونکہ ظاہر ہے - کہ بچہ صرف عورت ہی کی منی سے پیدا نہین ہوتا بلکہ عورت

اور مرد دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے اخلاق روحانی بھی صرف ماں سے مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ماں اور باپ دونوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ تو پھر یہ اعتقاد کس قدر نامعقول اور خلافِ عقل ہے۔ کہ گویا ایک عورت کی غذا میں ہی وہ روح مخلوط ہو کر کھائی جاتی ہے اور مرد اوس سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا روح کوئی جسم کی قسم ہے کہ جسم سے مخلوط ہو جاتی ہے دیکھو کس قدر یہ اصول بعید از عقل ہے۔ ماسوا اس کے زمین کے نیچے سے ہزاروں جانور زندہ نکلتے ہیں اور بہت سی چیزوں میں سینکڑوں برسوں کے بعد کیڑے پڑ جاتے ہیں ان چیزوں میں کہاں سے اور کس راہ سے روح آجاتی ہے۔ غرض اگر آپ دعوی نہ کرتے۔ کہ جو امر بظاہر برتر از عقل معلوم ہو وہ خدا تعالی کی قدرت سے بعید ہے۔ تو کچھ ضرور نہ تھا کہ آپ پر اعتراض کرتے لیکن اب تو ماسٹر صاحب آپ پر فرض ہو گیا کہ اول اپنے گھر کی باتوں کو (جو صریح خلافِ عقل معلوم ہوتی ہیں) عقل کے رو سے ثابت کر لیں۔ پھر کسی دوسرے پر اعتراض کریں۔ بھلا جس حالتیں آپکے نزدیک روح بھی ایک باریک جسم ہے۔ جو اوس یعنے شبنم کی طرح ہو کر آسمان سے گرتی ہے۔ تو آپ پر یہ بھی سوال وارد ہو گا کہ انڈے میں جب بچہ مرجاتا ہے۔ تو وہ کس راہ سے نکل جاتی ہے۔ اور پھر جب اُس لاش یا میت میں اندر ہی اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ کس راستہ سے آتے ہیں۔ پانی کے کیڑے اور ہوا کے کیڑے اور پھلوں کے کیڑے کس اوس سے پیدا ہوتے ہیں ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات لہٰذا کہ یہ امر خلافِ عقل ہے۔ اوس شخص کے لئے حق پہونچتا ہے کہ جس نے اول اپنے گھر کی صفائی کر لی ہو۔ لیکن درحقیقت عقائد اسلام میں تو ایک بات بھی خلافِ عقل پائی نہیں جاتی۔ ان بعض امور دقیقہ برتر از عقول ناقصہ ہیں۔ جو کمال معرفت کی حالت میں منکشف ہو جاتے ہیں۔ مگر آپکے مذہب میں تو ہزاروں باتیں خلافِ عقل اور خلاف شان الوہیت پائی جاتی ہیں۔ تو پھر آپ دوسروں پر کیوں کر اعتراض کر سکتے ہیں۔ پس اسی قدر کافی ہے۔

بے شک اس قدر حصہ آپ کے سوال کا تو بہت صحیح اور درست ہے۔ کہ خلاف قانون قدرت ازلی و ابدی کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ دعوی آپکا کہ اوس قانون ازلی و ابدی پر انسانی عقل نے احاطہ تام کر لیا ہے اور پھر اس خیال باطل کے رو سے شق القمر پر اعتراض کرنا یہ بالکل غلط اور سراسر سمجھ کا پھیر ہے۔ عقلمندی یہ ہے کہ قانون قدرت جو ہنوز انسانی دفتروں میں نا مکمل ہے اوس کو ہمیشہ عجائبات جدید الظہور کا تابع رکھنا چاہیئے نہ یہ کہ جو عجائبات خواص عالم سے نئے کھلتے جائیں اون کو باوجود ثبوت کے اس وجہ سے رد کر دیں۔ کہ جو کچھ آج تک ہمیں معلوم ہے یہ اوس سے زائد امر ہے اس سے زیادہ تر کونسی فضول گوئی اور بے سمجھی ہو گی کہ اپنے چند روزہ اور محدود اور مشتبہ تجربہ کو خدا تعالی کا مکمل قانون قدرت خیال کر بیٹھیں اور پھر آئندہ جو اسرار کھلتے جاویں اون کو اس بناء پر خلاف قانون قدرت سمجھیں۔ کہ وہ ہمارے معلومات سابقہ سے زیادہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپنے اس رسالہ کے مقدمہ مذکورہ بالا کو پڑھ کر سمجھ لیا ہو گا۔ کہ قانون قدرت کیا چیز ہے اور کس حالتیں

کسی امر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلافِ قانون قدرت ہے اگر آپنے اب تک اس مقدمہ کو غور کر کے نہیں دیکھا تو میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ غور سے اوس مفید مقام کو پڑھیں کیونکہ ان علمی نکات کے جاننے بغیر آپ قانون قدرت کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔

اور یہ سوال کہ شق القمر سے انتظام عالم میں فتور واقعہ ہو جاتا ہے۔ اسکے جواب میں اگر کسی کی خود اپنی ہی عقل میں فتور نہ ہو تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی چیز کے ایک مخفی خاصہ کا ظہور میں آنا اوس کے پہلے خاصہ کے ابطال کے لئے ایک لازمی امر نہیں ہے۔ سو اسی قاعدہ کی رو سے دانشمند لوگ جو خدا تعالی کی عظیم الشان قدرتوں سے ہمیشہ ہیبت زدہ رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حکیم مطلق جس کی حکمتوں کا انتہا نہیں اوس کی طرف سے قمر و شمس میں ایسی خاصیت مخفی ہونا ممکن ہے کہ باوجود انشقاق کے اون کے فعل میں فرق نہ آوے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ نزدیک آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس آیۃ کا مطلب یہ ہے کہ روز اول سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مقررہ پر اوس کا انشقاق ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا ظہور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حدوث عجائباتِ سماوی و ارضی میں بہت کچھ دخل ہے اور حقیقت میں قوانین قدرتیہ کا شیرازہ انہیں ساعات سے باندھا گیا ہے۔ سو کیا عمدہ اور پُر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے۔ کہ جو اللہ تعالی نے آیت مندرجہ بالا میں فرمایا۔ کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مقرر اور مقدر تھی وہ نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالی اس آیت کے آگے ہی فرماتا ہے۔ وکذبوا واتبعوا اھواءھم وکل امرٍ مستقر۔ یعنے کفار نے تو چاند پھٹنے کو سحر پر حمل کیا اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں ہے بلکہ خدا تعالی کے ان امور یعنے قوانین قدرتیہ میں سے ہے جو اپنے اپنے وقتوں میں قرار پکڑنے والے ہیں اور عقلمند انسان اس نشان قدرت سے کیوں تعجب کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالی کے کارخانہ قدرت میں یہی ایک بات بالاتر از عقل ہے جو حکیموں اور فلسفیوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور باقی تمام اسرار قدرت اونہوں نے سمجھ لئے ہیں اور کیا یہ ایک ہی عقدہ لاینحل ہے اور باقی سب عقدوں کے حل کرنے سے فراغت ہو چکی ہے اور کیا اللہ تعالی کے عجائب کاموں میں سے یہی ایک عجیب کام ہے اور کوئی نہیں بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو اس قسم کے ہزارہا عجائب کام اللہ تعالی کے دنیا میں پائے جاتے ہیں زمین پر سخت سخت زلازل آتے رہتے ہیں اور بسا اوقات کئی میل زمین تہ و بالا ہو گئی ہے مگر پھر بھی انتظام عالم میں فتور واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ جیسے چاند کو اس انتظام میں دخل ہے۔ ویسا ہی زمین کو۔ غرض یہ ملحدانہ شکوک انہیں لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں کہ جو خدا تعالی کو اپنے جیسا ایک ضعیف اور کمزور اور محدود الطاقت خیال کر لیتے ہیں اگر خدا تعالی پر اس قسم کے اعتراض وارد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی طور سے عقل میں پکڑ سکتی کہ یہ بڑے بڑے اجرام علوی و سفلی کیونکر اور کن ہتھیاروں سے اوس نے

نہاڈالے۔

باقی رہا یہ امر کہ ممالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ مین ایسی بڑی بات کا ذکر (یعنی شق القمر کا ذکر) ضرور چاہیئے۔ اس کے جواب مین مین کہتا ہون۔ کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہین کیونکہ جس حالت مین چاند کے دو ٹکڑہ کرنے کا دعویٰ زور شور سے ہو چکا تہا۔ یہان تک کہ خاص قرآن شریف مین مخالفون کو الزام دیا گیا کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اعراض کر کے کہا کہ یہ پکا جادو ہے اور پھر یہ دعویٰ نہ صرف عرب مین بلکہ اسی زمانہ مین تمام ممالک روم و شام و مصر و فارس وغیرہ دور دراز ممالک مین پھیل گیا تھا۔ تو اس صورت مین یہ بات کچھ تعجب کا محل نہ تہا۔ کہ مختلف قومین جو مخالف اسلام تہین۔ وہ دم بخود اور خاموش رہتین۔ اور بوجہ عناد و بغض و حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند رکہتین۔ کیونکہ منکر اور مخالف کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت مین کب چاہتا ہے۔ کہ وہ مخالف مذہب کی تائید مین کتابین لکھے یا اوس کے معجزات کی گواہی دیوے۔ ابھی تازہ واقعہ ہے۔ کہ لالہ شرمپت و ملاوامل آریہ سماجی قادیان و چند دیگر آپ کے آریہ بھائیون نے قریب ۰ ۰ کے الہامی پیشگوئیان اس عاجز کی بچشم خود پوری ہوتی دیکہین۔ جنہین پنڈت دیانند کی وفات کی خبر بھی تہی چنانچہ اب تک چند تحریری اقرار بعضون کے ہمارے پاس موجود پڑے ہین لیکن آخر قوم کے طعن و ملامت سے اور نیز اون کی اس دہمکی سے کہ ان باتون ۔ ۔ ۔ کی شہادت سے اسلام کو تائید پہونچیگی۔ اور وہ امر ثابت ہوگا۔ کہ جس مین پہر وید کی خیر نہین ڈر کر منہہ بند کر لیا اور ناراستی سے پیار کر کے راستی کی شہادت سے کنارہ کش ہو گئے۔ سو مخالف ہونے کی حالت مین اگر کوئی ادائے شہادت سے خاموش رہے تو کچھ تعجب کی بات نہین بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مخالف کی طرف سے ایک دعوے کا جھوٹا ہونا کھل جائے۔ تو یہ جہوٹ کی شہادت کے لئے قلم نہ اوٹھاوین اور دروغگو کو اوس کے گھر تک نہ پہونچاوین۔ سو مین پوچھتا ہون۔ کہ اگر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تہا کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور کفار نے اوس کو بچشم خود دیکھ بھی لیا ہے۔ مگر اوس کو جادو قرار دیا اپنے اس دعوے مین سچے نہین تھے تو پھر کیون مخالفین آن حضرت جو اوسی زمانہ مین تھے جن کو یہ خبرین گویا نقارہ کی آواز سے پہونچ چکی ہتین چپ رہے اور کیون آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا۔ کہ آپنے کب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا اور کب ہم نے اوس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہہ پھیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور منہہ بند رکھا یہان تک کہ اس عالم سے گذر گئے کیا ان کی یہ خاموشی جو اون کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل برخلاف تہی۔ اس بات کا یقین نہین دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تہی جس کی وجہ سے کچھ بول نہین سکتے تہے۔ مگر بجز ظہور سچائی کے اور کونسی روک تہی جو معجزہ کے رنگ مین ظہور مین آیا تہا۔ اور مسلمان بھی کمزور اور غریب اور عاجز تہے۔ پھر تعجب یہ کہ ان کے بیٹون یا پوتون نے بھی انکار مین کچھ زبان کشائی نہ کی۔ حالانکہ انہ

واجب و لازم تہا کہ اگر اتنا بڑا دعوے افترا محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تہا۔ اس کی رد مین کتابین لکھتے اور دنیا مین شائع و مشہور کرتے اور جبکہ ان لاکھون آدمیون عیسائیون۔ یہودیون۔ مجوسیون وغیرہ مین سے رد لکھنے کی کسی کو جرأت نہوئی اور جو لوگ مسلمان تہے۔ وہ علانیہ ہزارون آدمیون کے روبرو بہ تشدید گواہی دیتے رہے جن کی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون مین مندرج پائی جاتی ہین۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے۔ کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کر چکے تہے اور رد لکھنے کے لئے کوئی بھی گنجائش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی جس نے اونکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تہا سو جبکہ اوسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات مین شق القمر کا معجزہ شیوع پا گیا۔ مگر ان لوگون نے مجدت نسوہ ہو کر اوس کے مقابلہ مین دم بھی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اوس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکھنا چاہئے تہا انہون نے کیون نہین لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی گمنام درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچھ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اس کے یہ بھی کچھ ضروری معلوم نہین ہوتا۔ کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سکنڈ سے زیادہ نہین تہا۔ ہر ایک ولایت کے لوگ اطلاع پا جاوین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت اور کسی جگہ مطلع ناصاف اور پرغبار ہونا اور کسی جگہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک [illegible] عدم رویت ہو جاتے ہین اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کی طرف نظر لگائے رکہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنے کا اور بعض موسمون مین اندر بیٹھنے کا ہے ایسا التزام بہت بعید ہے

پھر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بھی لکھتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندون کی معتبر کتابون مین بھی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارتہ کے دہرم پرب مین بیاس جی صاحب لکھتے ہین کہ اون کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابھارتہ وغیرہ پران کچھ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو یا نو برس ہوا ہے اب قرین قیاس ہے کہ مہابھارتھ یا اوس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کے اپنے بزرگون کی نسبت عادت سے درج کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندون مین مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقتین بھی بہت کچھ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اوس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے اب اس کو شاندہ دہار نگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹھا تہا ایکبارگی کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اوسپر کھل گیا کہ یہ نبی عربی کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے ہین اور اوس گرد و نواح کے ہندون مین یہ ایک واقعہ مشہور رہا تہا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب مین لکھا بہرحال جب آریہ دیش کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی اور آریہ صاحبون کے مہابھارتہ مین درج بھی ہو گئی اور پنڈت دیانند صاحب پرانون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجھتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بھی کھل چکی تو اگر اب بھی لالہ مرلی دھر صاحب کو شق القمر مین کچھ تامل باقی ہو تو اونکی سمجھ پر ہمین بڑی بڑی افسوس رہیگا +

**چین** کی بیوہ ملکہ سب سے پہلے ۱۸۶۱ء مین فغفور "ہین فنگ" کے انتقال پر چمک دمک دکھلانے لگی جبکہ معمولی درباری سازشون سے جانشینی کے مسئلہ کا فیصلہ ۶ سالہ بچے تنگچی کے انتخاب پر ہوا۔ اِس کی والدہ اور فغفور کے باپ کی منظور نظر کنیز بیوہ ملکہ ٹسی ہسی دونون نائب السلطنت قرار پائین اوس وقت سے اب تک چالاک و فرزانہ ملکہ ٹسی ہسی نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھون مین رکھی ۱۸۷۵ء مین فغفور تنگچی جبکہ وہ بالغ ہو کر صاحب اختیار ہونیوالا تھا۔ دفعۃً انتقال کر گیا۔ اس ناگہانی وفات پر گون مین طرح طرح کی افواہین اڑین۔ بعض کا خیال تھا کہ اپنی حکومت مین فرق نہ آنے دینے کے خیال سے ٹسی ہسی نے اوسے روانہ عدم کر دیا۔ ابھی یہ شکوک و شبہات یکسو نہ ہوئے تھے۔ کہ فغفور تنگچی کی والدہ بھی جو نیابت سلطنت مین ٹسی ہسی کی شریک تہی دفعۃً مر گئی اندرون محل سرا کی سازشون اور اون کی صحیح وجوہات کا بیوہ ملکہ نے جو اُب بلاشرکت احدے چین کی فرمانروا تہی کوئی سُراغ نہ لگنے دیا۔ ٹسی ہسی نے تنگچی کی بجائے کوانگ سو کو جو صرف تین سال کا بچہ تہا۔ فغفور چین منتخب کیا۔ اور خود بدستور بے غل و غش حکمران رہی ۱۸۹۸ء مین جب کوانگ سو کچھ ہاتھ پاؤن نکالنے لگا اور اوس نے اصلاحات کا اعلان شتہر کیا۔ تو ٹسی ہسی نے اُسے معزول کر کے انتظام سلطنت اپنے متعلق کر لیا اور جن اصلاحات کا فغفور نے وعدہ کیا تہا بذریعہ اعلان اون کو منسوخ کر دیا۔ لیکن فغفور کو ہلاک نہ کیا کیونکہ ایسا کرنا اسے مقتضائے وقت معلوم نہ ہوا۔ اگرچہ فغفور کے مارے جانے کی افواہین زور شور سے اُڑتی رہین مگر یہ صحیح نہ تھین۔ فغفور جب تک زندہ رہا مسلوب الاختیار رہا۔ بوکسرون کے ہنگامے مین اس مین کچھ شک نہین کہ ٹسی ہسی مفسدون اور انقلاب پسندون سے دلی ہمدردی رکھتی تہی اور اوس نے رعایا کے نام متواتر اس مضمون کے فرامین شائع کئے تہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اجنبیون کو ملک سے نکال دو۔ لیکن اس شورش کے فرو ہونے کے بعد جب وہ فغفور کے ساتھ پیکن واپس آئی۔ تو طاقتون کو ان کو فرمان رواتسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ کیونکہ کوئی اور مدعی تخت و تاج موجود ہی نہ تہا اگرچہ اوڑہی ملکہ ابتدا مین اصلاحات کی مخالف تہی۔ مگر آخر اوسے رفتار زمانہ کے ساتھ رنگ بدلنا اور اصلاحات جدید کا حامی ہونا پڑا۔ چنانچہ اوس نے مدبرین چین کا ایک مشن دنیا کی پارلیمنٹون کی کیفیت و وضع قطع کا معائنہ کرنے اور اون کے قواعد و ضوابط پر غور کرنے کی غرض سے بھیجا تاکہ وہ چین پارلیمنٹ قائم کئے جانے کی سکیم مرتب کر کے پیش کرین۔ مزید برآن بیوہ ملکہ نے بذریعہ فرمان چین کو پارلیمنٹ عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اوسے وجود مین لانے کے لئے سعی موفور کر رہی تہی کہ فغفور کے مرتے ہی دوسرے روز اُسے بہی پیام اجل آ گیا

---

**ذیل** مین ٹرکی کے اون ممالک کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جو کسی زمانہ ٹرکی کے باجگزار تہے مگر دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالون اور ٹرکی کمزوری سے آہستہ آہستہ آزاد ہوتے گئے۔ نقشہ مین اون ممالک کا رقبہ۔ آبادی۔ سالانہ آمدنی اخراجات۔ فوج بحالت امن۔ بحالت جنگ۔ اخراجات ریلوے اور قرضہ درج کر دیا گیا ہے اِس نقشہ مین مبالغہ و غلط بیانی سے کام نہین لیا گیا

| | بلگیریا | یونان |
|---|---|---|
| رقبہ مربع میل۔ | ۳۸۰۸۰ | ۲۵۰۰۰ |
| آبادی | ۴۰۳۵۰۰۰ | ۲۶۳۱۰۰۰ |
| آمدنی | ۵۰۸۹۰۰۰ | ۵۲۱۲۰۰۰ |
| اخراجات | ۵۰۸۹۰۰۰ | ۵۲۱۲۰۰۰ |
| فوج بحالت امن | ۵۲۰۰۰ | ۱۵۰۰۰ |
| فوج بحالت جنگ | ۳۵۰۰۰۰ | ۸۵۰۰۰ |
| اخراجات فوج | ۱۱۵۲۰۰۰ | ۳۷۴۰۰۰ |
| ریلوے | میل ۱۱۲۰ | میل ۸۴۵ |
| قرض | ۱۵۰۰۰۰۰۰ | ۲۸۸۷۵۰۰۰ |

| | رومانیا | سرویا |
|---|---|---|
| آبادی | ۵۹۰۶۰۰۰ | ۲۴۹۲۰۰۰ |
| رقبہ مربع میل | ۵۰۷۰۰ | ۱۸۶۵۰ |
| آمدنی | ۱۰۱۰۹۸۰۰۰ | ۳۵۲۱۴۴۰ |
| اخراجات | ۱۰۰۷۸۰۰۰ | ۳۵۱۷۰۰۰ |
| فوج بحالت امن | ... | ۲۵۰۰۰ |
| " " جنگ | ... | ۱۱۰۰۰ |
| اخراجات فوج | ... | ۱۲ |
| ریلوے | میل ۱۹۷۴ | میل ۱۳۹۸ |
| قرض | ۵۷۰۰۰۰۰۰ | ۱۸۴۳۹۰۰۰ |

بحساب پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے)

---

## وقت اَب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

(یہ پیشگوئی پوری ہوئی)

پچھلے سوموار کو جو جلسہ آگاہی چندہ کے لئے کیا گیا تہا۔ اس مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس طوفان سے ۲۵ تعلقے برباد اور اُجاڑ ہو گئے مین ۲۴ ہزار مکان منہدم ہو گئے ہین ڈیڑھ بلکہ دو کروڑ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تباہ ہو گئی اور ایسے ہی نقد اثاثہ یعنے منقولہ جائداد کا نقصان ایک اور دو کروڑ کے درمیان بیان کیا جاتا ہے اس روز کے جلسے مین ایک لاکھ ۱۹ ہزار چندہ جمع کیا گیا تہا۔ علاوہ ازین بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار سے زیادہ انسانی جانین بہی ہلاک ہو گئی ہین۔

---

اخبار عام مین کسی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار ندوہ اور ۵۰ ہزار انجمن حمایت اسلام کو خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا۔ اور پچیس ہزار زمینداران ریاست سے وصول کر کے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دو ہزار کی سالانہ امداد بہی دی جایا کرے گی ان قومی دیتے وقت ریاست کے لوگون کی مفلوک الحالی اور ان کی ضروریات کا اندازہ کر لیا گیا ہے۔ سوال واقعی غور طلب ہے دیکھئے ارکان ریاست اس کے متعلق کیا ارشاد کرتے ہین۔

---

جو لوگ سلف گورنمنٹ کے دعویدار ہین اون مین سے بعض کی اخلاقی حالت کیا ہے اس کا اندازہ مفصلہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سرنیدر بنرجی نام چوک بیڈن (کلکتہ) کے میدان مین مفسدانہ لیکچر دیتا ہوا گرفتار ہوا جو انارکسٹون کی کارروائیون کی تعریف کرتا اور کہتا تہا کہ اسی طرح ان سب کو بے تحاشا قتل کرنا چاہیئے۔ جو سرکار کی خوشامد اور خیرخواہی کیلئے ملکی خادمون کو قتل کرتے ہین معلوم ہوا کہ گانجہ پینے کا عادی اور چنڈو خانہ کا آوارہ چلن ہے ہم نہین سمجھتا کہ ایسے شخصون کا دوسرے اہل ملک پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون سے گورنمنٹ جب کچھ باز پرس

# حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کے متعلق ایک غیر احمدی کی شہادت

مخدوم مکرم مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۰۸ء مجھکو بہاولپور آنے کا اتفاق ہوا اور پھر ڈیرہ مبارک میں ملک محمد دین صاحب افسر انہار کے ساتھ رہا ۔ رات کو حضور علیہ السلام کا تذکرہ ہوا مولوی محمد حسین کے بہاولپور آنے کا بھی ذکر ہوا وفات مسیح موعود کا شروع ہوا ۔ جب ثمانین حولا کا سلسلہ چلا تو باتوں باتوں میں ملک صاحب نے یہ ذکر جو لکھا ہے مجھ سے کیا اوسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت کا اظہار کریں ۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھدیا رجسٹری کر کے آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ آپ شائع فرما دیں ۔ خاکسار غلام محی الدین از بہاولپور

جناب من ! تسلیم ۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قدس سرہ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور میں دیکھتا ہوں ۔ کہ آپ کی عمر کی نسبت بلحاظ پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذالک او نزد علیہ ۔ مختلف اخبارات میں یہ درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہونچے ۔ کہ جس سے صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہو سکے جہاں تک مجھے یاد ہے روزنامہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی وفات کا نوٹ لکھتے ہوئے آپ کی عمر ۷۴ سال درج کی ۔ مگر میں نے اس کی تصحیح پھر اوسی اخبار میں نہیں دیکھی عوام الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے ہیں ۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ پیشگوئی غلط نکلی ۔

۲ ۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی نہ میں اون احمدیوں میں سے ہوں ۔ کہ جن کی شہادت کو مبنی برحسن عقیدت خیال کیا جاوے ۔ پس میں ایک شہادت دینا چاہتا ہوں ۔ جس کو ایک ایسے شخص کی شہادت سمجھنا چاہیئے ۔ جو کسی جنبہ داری سے متاثر نہیں ۔

میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شاگرد ہوں اور جس قدر تھوڑی بہت تحصیل علم دین میں نے کی اوس کا اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا ۔ اور مولانا صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت حاصل ہے ۔ ۱۸۹۱ء میں جو مباحثہ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور بمواجہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق وفات مسیح علیہ السلام ہوا تھا ۔ اس میں کاتب روئداد جلسہ میں تھا ۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کام پر مامور فرمایا تھا اس روئداد کو اونہوں نے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کیا اور ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تھا ۔ جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں ۔

"یہ علی گڈھ کالج میں بی ۔ اے کلاس کے طالب علم ہیں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں ۔ او عملہ اللہ الی یا یتمناہ"

اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی لینے والا شخص ہوں ۔ لیکن باینہمہ میں حق کو چھپانا نہیں چاہتا ۔

۳ ۔ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعوے کے متعلق اونہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش تھے ۔ میں بھی مجلس مباہلہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے علی گڈھ کالج سے رخصت لیکر آیا ۔ مباہلہ تو نہ ہوا ۔ کیونکہ علماء نے جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تھے یعنے یہ کہ قبل از ابتہال آپ کا دعوے اُسن لیا جاوے ۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا ۔ میں نے آپ سے بہت سوالات کئے اور جوابات پائے میں تنہائی میں آپ سے ملا تھا ۔ میں نے اوس وقت آپ سے یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کی عمر اب کیا ہے تو مجھے بخوبی یاد ہے ۔ کہ آپ نے ۵۴ یا ۵۵ سال بتائی تھی ۔

اس حساب سے ۱۹۰۸ء جناب مرزا صاحب

فوت ہوئے ۔ تو آپ زاریانی

پس ثابت ہوا

۴ ۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر ۱۹۰۸ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ۷۰ سال کا ہوں ۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں ۔ پھر دوسرے موقعہ پر ان ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے ۔ تو آپ نے جواب دیا ۔ کہ میں بالکل لڑکا تھا جب وہ طلب پڑہا کرتے تھے اور جوان عمر تھے ۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال بڑے ہوں گے ۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸ ۔ ۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹ ۔ ۱۰ بھی ہو سکتے ہیں ۔ لیکن کچھ ہو ۔ مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

ثمانین حولاً او قریباً من ذلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے ۔

ھذا ما اقول صادقاً و علیمٌ بذات الصدور

والسلام ۔ خاکسار ملک محمد دین ۔ افسر انہار

( ریاست بہاولپور )

## یسوع کی بعض حلیم بھیڑوں کی کارستانیاں

ایک شخص نے فورتھ ۔۔۔ کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ وہ کوئی ۔۔۔ نہیں ہے جس سے خدا اپنے بندوں سے انتقام لیتا ہے بلکہ وہ آفتاب کی روشنی پانی کے بخارات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہے اس پر وہ شخص روم میں قید کر دیا گیا اور اسی حالت قید میں مر گیا مرنے کے بعد پادریوں نے اسکی لاش قبر سے نکال کر آگ میں ڈالدی اور اس کی تمام کتابیں بھی پھونک دیں ۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پھیلتا جاتا تھا اس نے ۱۴۸۱ء اور ۱۴۹۹ء کے درمیان (۱۰۲۲۰) اشخاص کو اس محکمہ نے پھانسی دی اور (۹۷۰۳۲) اشخاص کیلئے مختلف سزائیں تجویز کیں سزا دینے کا قاعدہ یہ تھا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تھی انکو خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دیجاتی تھی کہ وہ اپنے الزام کا اقرار کر دیتے تھے اقرار کے بعد انکی نسبت محکمہ سزا کا حکم صادر کرتا تھا ۱۵۰۲ء میں لاتران کے پادریوں نے بالاتفاق قرار دیا ہے کہ جو شخص ابن رشد کے فلسفہ کا مطالعہ کرے اُس پر لعنت کی جائے مگر رشدانیوں پر پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی طرح اون لوگوں کے پاس پہونچ جاتی تھیں جو ابن رشد کے خیالات کے شیدا تھے محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا اور ان کو خوفناک سزائیں دیں پادریوں کے سامنے مغفرت کے ..... خیال سے جو عورت اپنے گناہوں کا اقرار کرتی تھی اس سے اس کے رشتہ داروں کے خیالات کا سراغ لگایا جاتا تھا ۔ اور ان کو سزائیں دیجاتی تھیں اس زمانہ کے ایک مصنف نے لکھا ہے کہ آجکل یہ ممکن نہیں کہ کوئی عیسائی اپنے بستر پر جان دے جب سے اس محکمہ کی ابتدا ہوئی یعنے ۱۴۸۱ء سے ۱۸۰۸ء تک (۳۴۰۰۰۰) اشخاص کو سزائیں دیگئیں منجملہ ان کے (۲۰۰۰۰) آدمی جلائے گئے ۔

# المفتی

**زکوٰۃ** ۱۵۰ دو ماہ بعد حساب کرکے سال کی زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پھر اگلے سال میں کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کرکے کوئی مہینہ مقرر نہیں فرمایا۔

**تصویر** ۱۵۱ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریگا

**صدقہ فطر** ۱۵۲ صدقہ فطر کن لوگوں پر دینا واجب ہے اور کیا مساکین گروہ پر بھی صدقہ فطر واجب الادا ہے۔ اور مساکین میں کون کون لوگ شامل ہیں۔

جواب میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے۔ کہ اوس کو ممکن نہیں۔ تو لا یکلف اللہ نفساً کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہیں کر سکتا۔

**قضاء شدہ روزے ساتھ ہی رکھنے ضروری ہیں یا بعد میں رکھے جاسکتے ہیں** ۱۵۳ مریض اور مسافر کے لئے قضاء رمضان علی الاتصال ضروری نہیں جب چاہے بتدریج عدت کو پوری کرے۔ جولائی کے روزے دسمبر میں رکھ سکتا ہے یہی شرع اسلام کا حکم ہے۔ یہی معمول امام کا تھا۔

**حضرت مسیح موعود پر کس طرح درود پڑھنا چاہیئے** فرمایا۔ علی آل محمد میں خلفاء محمدؐ کا دھیان کریں اور مسیح و مہدی خلفاء میں تھے۔

**بچے کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دینا** ۱۵۴ ایک شخص کا خط آیا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ بچے کے بال اترنے کے وقت اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

# شعر و سخن

## نظارہ بازی

(از جناب ثاقب صاحب)

اے نظر باز بد نظر صد آہ — کر دیا تو نے اپنا حال تباہ
تو ہے ہشیار اسپ سودائی — خوبی و حسن کا ہے شیدائی
دل کے ہاتھوں جو پائمال ہے تو — مردہ حسن خط و خال ہے تو
تیرا دل ہے کہ رند ہرجائی — آنکھ ہے یا کہ مست خودرائی
یہ تیرا دل تجھے ڈبوئے گا — دین و دنیا سے تجکو کھوئیگا
یہ تیری آنکھ خوں رلائیگی — سینکڑوں ہی کنوئیں جھنکائیگی
تو نے خلخال کی سنی جھنکار — بھا گئی تجکو خوبی رفتار
دل پر اضطراب او چھلنے لگا — جانیوالے کیساتھ چلنے لگا
لڑ گئی آنکھ دل شکار ہوا — ناوک غم جگر کے پار ہوا
ہاتھ سے اپنے دل کو دے بیٹھا — غم دل مفت میں تو لے بیٹھا
یہ اثر ہے نگاہ تازی کا — یہ ثمر ہے نظارہ بازی کا
وہ نہ تھا حسن ایک دھوکا تھا — تھوڑے جینے کے لئے تماشا تھا
آب سمجھا سراب کو تو نے — آفتاب ایک تاب کو تو نے
آگیا تو جو نفس کے دم میں — پڑ گیا آتش جہنم میں
سوز فرقت میں جل رہا ہے تو — دل کے کہنے پہ چل رہا ہے تو
تیری ہوتیں جو نیم باز آنکھیں — کرتیں گھائل نہ فتنہ ساز آنکھیں

بند کر آنکھ چشم دل وا کر — چشم دل سے تو اوس کو دیکھا کر
دیکھ کر جس کو نور ہو دل میں — معرفت کا سرور ہو دل میں
حسن جس کا ہے چشمہ خوبی — جسمیں صدگونہ شان محبوبی
وہ خدائے جہاں سراسر حسن — وہ شہ حسن جس کا چاکر حسن
حسن و احسان کی پناہ ہے وہ — مہ جبینوں کا سجدہ گاہ ہے وہ
اوس کو دیکھو تو ہر کہیں ہے وہ — جو نہ دیکھو کہیں نہیں ہے وہ
حسن اور عشق کی بہار ہے وہ — گل و بلبل میں آشکار ہے وہ
جلوہ حسن آفتاب اوس سے — گوہر پر ضیا کی آب اوس سے
بات ثاقب کی مان او نادان — مر کے دیکھ اوس پہ جو ہے جان جہان

## تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی! تجھ پہ قربان ہے زر نقد جہان
تو نہیں حاصل تو گنج شائگان ہے رائگان
تو ہی تو جان [illegible] ں ہے خلق کی روح رواں
تو نہیں [illegible] نہ دن کا میہمان
تنگدستی گو ہے غا[illegible]
غم ستانے کے [illegible]

روٹھ جائے جس سے تو کون اس کی غمخواری کرے
چھوڑ بیٹھے جس کو تو کون اس کی دلداری کرے
چارۂ غم یا دوا کے درد و بیماری کرے
اشک غم آ کر بہائے نالہ و زاری کرے

دوست دشمن کی نہیں پروا اگر تو یار ہو
درد و غم کا کچھ نہیں غم تو اگر غمخوار ہو
تجھ سوا اے یار سیمیں سیم و زر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے لب لعل لعل و گہر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے پر ہنر فضل و ہنر کچھ بھی نہیں
اے پری رفتار تجھ بن بال و پر کچھ بھی نہیں
کھو کے تجھ سا نازنیں انسان بہ سکتا نہیں
اس جہاں میں پھر کسی کے ناز اٹھا سکتا نہیں
پیر و برنا کے بہت کچھ تجھ سے ہیں راز و نیاز
تیرے دم سے پر اثر ہے ہر کہ و مہ کی نماز
ہے فقط تیری بدولت دیدۂ نظارہ باز
قوت و طاقت سے تیری تیز ہیں دندان آز
تیرے جیسا ڈھونڈ کر دیکھیں کوئی ہمدم نہیں
تو نہ ہو ہمدم اگر دم بھر میں گویا ہم نہیں
تندرستی کو تو پہلو میں بٹھا دے اے خدا
مژدہ راحت ذرا مجھ کو سنا دے اے خدا
دل سے غم ناتندرستی کا مٹا دے اے خدا
بادۂ صحت کا اک ساغر پلا دے اے خدا
قابل رحم اور مضطر ثاقب بیمار ہے
رحم کر اس پر کہ وہ اک بندۂ ناچار ہے

**ڈاک ولائت** تازہ ڈاک ولائت میں ہمارے پاس وہ کتاب پہونچگئی ہے جس کا ذکر ہم اخبار بدر مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء میں کر چکے ہیں اور جس میں یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کھا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پرانے کاغذ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا۔ کتاب کی قیمت [illegible] ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت منگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے موہنہ سے جو بات نکلی تھی وہ کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے اس کتاب کے چھاپنے والی کمپنی احمدی نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ اوس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملہم [illegible]

# بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنلر انچارج بھٹنڈہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

## اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام حارث ہلالیہ تہا آپ خالد بن ولید مشہور اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ مین پہوپہی اور حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ ہین۔ سنہ۷ھ مین جبکہ مکّہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الدہم بن عبد العزیٰ سے مرچکا تہا اور اس وقت آپ کی عمر ۱۰ سال کی تہی۔ تو آپ کا نکاح آنحضرت سے ہوا۔ ابو رافع اس نکاح مین سفیر تھے اور یہ نکاح بمقام سرف مین جو کہ مکہ سے ۱۰ میل ہے ہوا۔ وہین حضرت میمونہ نے سنہ۵۱ھ مین وفات پائی۔ چہہ سال آنحضرت ؐ کی صحبت مین رہین۔ یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تہین جن کے بعد آپ ؐ نے پہر کسی سے نکاح نہین کیا۔

## اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام حارث بن ضرارہ تہا۔ جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تہا۔ لڑائی مین اسیر ہو کر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ مین آئین۔ جنہون نے بباعث کبرسنی حضرت جویریہ کے اون کو مکاتب کر دیا۔ یعنے زرِ جرمانہ تجویز کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تہین آپ آنحضرت ؐ کے پاس زرِ چندہ حاصل کرنے کے لئے آئین اور اور اپنا مسلمان ہونا بھی ظاہر کر دیا۔ آنحضرت نے ۲ کل رقم جرمانہ اوسے دیدی۔ جس کے بعد آپ کا نکاح آنحضرتؐ سے سنہ۵ھ مین ہوگیا۔ جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو اونہون نے اس سبب سے کہ اسیرانِ جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہین سب اسیرانِ جنگ کو جو سو سے زیادہ تھے آزاد کر دیا۔ اس طرح یہ نکاح بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ آپنے سنہ۵۶ھ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا۔ جب عمر آپکی ۶۵ سال کی تہی۔ مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑہایا۔

## اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ سابانے خیبر مین سے ہین اور حی بن اخطب سردار یہود خیبر کی بیٹی تہین اون کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تہی۔ جنگ خیبر مین اپنے باپ اور خاوند کے مرجانے کے بعد اسیرانِ جنگ مین قید ہو کر آئین اور مدینہ پہونچکر مسلمان ہوگئین اس لئے سنہ۷ھ مین آن حضرت نے انسے نکاح کرلیا۔ اور چہہ سال آنحضرتؐ کی صحبت مین رہین اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۴۰ سال زندہ رہکر سنہ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمرؓ نے آپ کا جنازہ پڑہا آپسے دس حدیثین مروی ہین

# سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

مساۃ جنت۔ سورج گڈہ
" بطولا۔ " "
نور الدین۔ " " "
پیر محمد صاحب تمونڈی بہدران ضلع سیالکوٹ
محمد ہاشم گوٹ ویکے گجرات
نیدہ علی۔ چہاونی لاہور
مسمات رحم بی بی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
یعقوب علی صاحب آگرہ
حمید الدین صاحب "
عمر الدین صاحب ملوچیت ضلع سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب سانبھر
محمد معظیم خان۔ محلہ ڈہولیوال لودیانہ
پھریدہ۔ ڈیرہ ضلع ہزارہ
نور احمد صاحب اورچہ شاہ پور
فتحدین صاحب شیخوپور گجرات
محمد ابراہیم صاحب شیخ ضلع جالندہر
بہرام خان ترباب پشاور
اختر علی صاحب کدث انسپکٹر بہاگلپور
عیسیٰ۔ " " "
اسمٰعیل صاحب " "
ایوب۔ بہاگل پور
میمونہ " "
بی بی علیمان خاتون " "
بی بی احرج " "
نور الحسن " "
یوسف " "
بی بی خدیجہ " "
شیخ عبدل۔ بہاگل پور
محمد " "
معراج الدین سنٹری انسپکٹر شملہ
غلام محمد صاحب شیخوپور گجرات
والدہ سردر شاہ داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ
فضل احمد۔ پنڈی رام گجرات
نظام الدین۔ گجرات مال
ملاکنڈ بازار
حشمت علی سپاہی گجرات
محمد خان نمبردار۔ دوالمیال
خدا بخش صاحب بہیرہ
مساۃ رسول بی بی اورچہ شاہپور
مساۃ زینب بی بی "
مساۃ غلام بی بی اورچہ شاہپور
مساۃ صاحب سکینہ "
مساۃ غلام " "
میران بخش صاحب کہوکر متصل کپور تہلہ
احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودہ
غلام محمد صاحب پہلور ضلع جالندہر
ابو الاحد صاحب چنگاڑی بہاگلپوری
عبد الرحیم ڈار۔ اسلام آباد کشمیر
عبد الظفر " " "
منشی محمد جو " " "
غلام حیدر نمبردار فتحپور سرگودہ
سندہی۔ نند اچہڈ ضلع ہوشیار پور
غلام حبیب نزہال سیال ضلع ملتان
چراغ دین صاحب جیؤال ریاست جموں
نبی بخش " "
لال دین " "
عمر حیات " "
مسمات بیگم بی بی دیگران ضلع ہزارہ
میر محمد صاحب بد رضلع شاہ پور
مساۃ راج بی بی " "
نور احمد صاحب مہلو ضلع اٹک
امام الدین۔ وہاریوال ضلع گورداسپور

# رسید زر

۱۱۶۶۔ مولوی محمد علی صاحب عہ
۱۷۰۹۔ سید غلام مسند عہ
۱۰۱۔ نور احمد صاحب سمہ
رسول بخش صاحب لاہور ۸ر
۱۵۴۴۔ میان عبد اللہ عہ ر
۱۸۶۹۔ غلام محمد صاحب للعہ
۸۹۰۔ عبد الحکیم صاحب عہ
۱۱۸۳۔ نذیر محمد صاحب ۸ر
محمد علی صاحب ۱۶۵۴ ۸ر
۱۷۷۳۔ جلال الدین عہ
۱۵۶۶۔ محمد شاہنواز عہ
۲۱۰۲۔ جلال الدین صاحب للعہ
محمد شفیع صاحب لودیانہ سے
۱۳۳۴۔ عبد الرزاق صاحب ۸ر
۱۸۵۴۔ میان عبد الولی للعہ
۱۸۰۱۔ عبد الحی صاحب عہ
۹۸۔ حاکم علی صاحب صمہ
منشی اللہ دتا صاحب عہ
۱۵۱۱۔ رحیم بخش صاحب ۱۲

# المخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے، ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اس جگہ بود و باش رکھین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

# ...ل خبریں

...ے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر بڈمتوفی
...ار نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے۔
...ار) میں موجودہ ٹیکس مکانات کی جگہ ٹیکس
...م لگانا سرکار نے نہیں مانا ہے۔
...ے موضع ریلیہ میں ۲۰ بنگالی ڈاکوؤں نے لوٹ مار
...ے مسلح تھے شریف تعلیم یافتہ۔
...یشیوں کا داخلہ برطانیہ اعظم وکینیڈا میں بند کیا
...حب دمنہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔
...ت کے چار دانگ سے ہر روز ہزارہا لوگوں
...نسے بیشمار ڈیپوٹیشن پیش ہو رہے ہیں۔
...ستہ پوسٹ آفس میں وی پی کا جدید انتظام
...اہ سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ انداز کر
...رف پبلک کارخانہ دار اور تاجران ہی
...ں بلکہ سینٹرل ڈاک کے ملازمان بھی بہت
...تے ہیں اور ان کا کام بہ نسبت سابق کے
...ے اور پیچیدگی کی ترقی نمایاں ہے۔ اس
...دی پی بھیجنے والوں کو کچھ سر پیر نہیں
...اور متواتر غلطیاں پیش آ رہی ہیں۔ حال
...ے کے پوسٹ آفس میں اسی بدانتظامی
...ادہ معہ کیوعب سے سولہ ہزار روپیہ کے
...پتہ لگایا گیا ہے جو تحقیقی رسان نے کیا ہے
...کہ اس بھاری غبن کا پتہ محض اتفاق سے ہوا
...ب نہ تھی کہ یہ خرابی جلدی نوٹس میں آئی۔
...انگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن
...صاحب کی قابل قدر کوشش سے
...یا تھا بڑی خوبی سے چل رہا ہے اور
...ہ رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت

...ل کی کل آمدنی بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ
...منجملہ اس کے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ
...منٹ سے ہے۔ اور آٹھ ہزار
...ے لاکھ بیس ہزار روپیہ) سرمایہ کے منافع
...ات سے وصول ہوا۔ حضور لارڈ کچنر

نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ
۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ بہم پہنچایا تھا۔ منجملہ
اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ
بینک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا
پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے
سامان کی آراستگی پر خرچ کیا گیا ہے۔ یہ کالج
لارڈ کچنر صاحب فاتح خرطوم کی مہربانی کی نشانی
ہے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی
کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سوڈان
میں اس کالج کی بڑی قدر کیجاتی ہے۔

حضور امیر کابل نے تحریک سردار نصر اللہ
خان ایک پوسٹ کارڈ نافذ کیا۔ قیمت
ایک آنہ ڈبل ہے۔

حیدر آباد دکن میں جو مدراسی چلتی ٹرین میں
... ... باتفاق سال کے لئے جلاوطن
... ... یا گیا ہے۔

جمعرات صبح کو درمیان مصطفےٰ آباد دوبارہ
دو مسافر ٹرینوں میں تصادم کا حادثہ ہو
گیا ہے۔

بمبئی میل کی آپ اور ڈاون ٹرینیں تھیں
ڈاون ٹرین کا تمام انجن سٹاف ہلاک ہو گیا۔

ایک پنجابی قیدی جزائر انڈمان سے بھاگا
سمندر میں پکڑا گیا۔ تختہ پر سوار تھا۔

ٹرانسوال میں ہندی لوگ اب بلا چوں چرا آ کر
کے رجسٹری کراتے ہیں۔ ۸ ہزار رجسٹر
ہو چکے۔

حکام ٹرانسوال نے ایکہزار ہندوستانیوں
کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کیں یا
ایڈو جاپان کے فریج علاقہ صنوی میں چھ دیسیوں
کو بجرم نمک حرامی پھانسی ہوئی و دو کو لمبی قید۔

گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو اکیس (۲۱)
ہزار ... سالانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے
دنوں مجلس سنڈیکیٹ نے ایک جلسہ میں
قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے
لئے درخواست کیجائے۔ اس
کے علاوہ رقم مذکورہ کے گورنمنٹ
کے لئے اور پچاس (۵۰) ہزار روپیہ

فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا چناب کی
نو آبادیوں میں جس طرح اوروں کو نہری زمین کے
مربعے دئے جاتے ہیں اُسی طرح کچھ مربعے
اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں
جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات
کا بڑا حصہ پورا ہو جاوے گا۔ اس عرضداشت میں
گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑھے
اکیس (۲۱) ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب
یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط
پر دیا جاتا ہے یا کہ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس
رقم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے
خرچ کرے۔ اس کے جواب میں جناب نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر افسوس کرتے ہیں کہ خزانے
کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست
پر غور کیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فیسوں کی شرح
اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے۔ کہ یونیورسٹی
کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چنانچہ ترقی خاطر خواہ
ہے۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید
امداد کیوں چاہی جاتی ہے۔ درخواست میں
چاہا گیا تھا کہ نو آبادی انہار میں زمین کے مربعے
دئے جائیں۔ اس کو حضور لفٹننٹ گورنر اصول
کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں۔
حضور لفٹننٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں
کہ یونیورسٹی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ ۲۱½ ہزار
روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ
کرے بلکہ یہ رقم خاص اس لئے منظور کی گئی
اور دیجاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی
پر خرچ کیجائے۔

امسال کالج پارٹی نے ۴۶ + ۴۰ ہزار اور چھوٹی
سماج نے ۱۷ + ۳ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

آسٹریا نے ... ہٹ دھرمی اور خود غرضی
سے ٹرکی کے صوبجات ہرزیگونیا اور بوسنیا کو
اپنی قلمرو میں ملا لیا ہے۔ لیکن باشندگان ٹرکی
نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں
سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اُس کی
قدر تعریف کیجائے کم ہے۔ تمام ترکوں نے
ہے کہ آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خریدنہ

سٹرین جہازوں پر مال روانہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ترک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ